سوال

(222) رکعات جمعہ ایک سلام کے ساتھ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احناف صلوۃ الجمعہ سے پہلے (مخصوص) چار رکعت سنتیں پڑھنے کے لیے درج ذیل روایت پش کرتے ہیں: اعلاء السنن (ج 7 صفحہ 13، حدیث: 1762)

اس روایت کی سند کیا حیثیت ہے؟ (ابو فہد، بہاولپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت المعجم الاوسط (ج 2 ص 368 ح 1640) میں موجود ہے۔ امام طبرانیؒ نے فرمایا: "حدثنا احمد (بن الحسین بن نصر الخراسانی) قال: حدثنا شباب العصفري قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمن السهمي قال: حدثنا حصين بن عبدالرحمن السلمي عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعاً یجعل التسلیم فی آخرهن رکعة" سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعات پڑھتے تھے۔ اور سلام آخری (چوتھی) رکعت میں پھیرتے تھے۔

اس روایت کو زیلعی حنفی نے نصب الرایہ (ج 2 ص 202) میں نقل کیا ہے مگر اس میں بہت سی مطبع یا نقل در نقل کی غلطیاں واقع ہوگئی ہیں۔ :

1) ابو اسحاق کا واسطہ گر گیا ہے۔

2) شباب العصفری کے بجائے "سفیان العصفری" چھپ گیا۔

3) محمد بن عبدالرحمن السہمی کے بجائے "محمد بن عبدالرحمن التیمی" لکھا ہوا ہے نیز یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف ہے:

1) ابو اسحاق السبیعی مدلس ہیں۔

دیکھئے صحیح ابن حبان (الاحسان ج 1 ص 90) اور طبقات المدلسین بتحقیقی (ص 58)

ان کے شاگرد امام شعبہؒ نے فرمایا : کفیتکم تدلیس ثلاثۃ : الاعمش وابی اسحاق وقتادۃ۔ یعنی میں تمہیں تین اشخاص کی تدلیس کے لیے کافی ہوں۔ اعمش، ابواسحاق اور قتادۃ۔ (مسألۃ التسمیہ لمحمد بن طاہر المقدسی ص 47 وسندہ صحیح۔ معرفۃ السنن والآثار للبیہقی 1/82۔ طبقات المدلسین لابن حجر ص 151۔ دوسرا نسخہ : الفتح المبین ص 83)

اس قول سے دو مسئلے معلوم ہوتے ہیں :

1) اعمش، ابواسحاق اور قتادہ مدلس تھے۔

2) اعمش، ابواسحاق اور قتادۃ سے شعبہ کی روایت صحیح ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ روایت مذکورہ، غیر شعبہ کی سند سے ہے اور مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

2) ابواسحاق آخری عمر میں مختلط ہوگئے تھے۔

3) محمد بن عبدالرحمن السہمی ضعیف ہے۔

اسے بخاری اور یحیی بن معین نے ضعیف کہا۔ جب کہ ابن عدی نے عندي لاباس بہ کہا ہے۔ (لسان المیزان 5/277، فتح الباری 2/426 تحت ح 937)

امام ابن عدی کے نزدیک عام طور پر "لاباس بہ" ضعیف ہوتا ہے۔ جیسا کہ انھوں نے جعفر بن میمون کے ترجمے میں کہا : "وارجو انہ لاباس بہ ویکتب حدیثہ فی الضعفاء' (الکامل لابن عدی 2/562' دوسرا نسخہ 2/370)

ابو حاتم نے کہا "لیس بمشہور" کہ ان سب کے مقابلے میں حافظ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا جو کہ جمہور کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔ ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے اس مردود توثیق اور سکوت حافظ ابن حجر کی وجہ سے اس روایت کو حسن قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حافظ ابن حجر نے (فتح الباری 2/426 تحت حدیث : 937) میں اس روایت اور راوی پر جرح کر رکھی ہے۔ انھوں نے امام اثرم سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث کمزور ہے۔ ظفر احمد تھانوی نے طبرانی کی المعجم الکبیر سے اس کا ایک شاہد نقل کیا ہے (اعلاء السنن ج 7 ص 14 ح 1763) حالانکہ اس کی سند میں بشر بن عبید موجود نہیں ہے۔ (انتہی کلام التھانوی) حالانکہ طبرانی کبیر (12/129 ح 12674) کی اس سند میں یہ راوی موجود ہے اور عینی حنفی نے بھی المعجم الکبیر کی سند میں بشر بن عبید کا وجود تسلیم کیا ہے۔ اس قسم کی شعبدہ بازیوں کی وجہ سے تھانوی صاحب جیسے حضرات صحیح کو ضعیف اور ضعیف کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ (شہادت، جولائی 2001)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 448

محدث فتویٰ